Majallah Tahqiq
Research Journal of the
Faculty of Oriental Learning
Vol: 39, Sr.No.112, 2018 pp 79 - 92

مجلّہ تحقیق
مجلّہ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد۳۹، جولائی۔ستمبر۲۰۱۸ء،شمارہ۱۱۲

مکاتیبِ وحید قریشی بنام غلام حسین ذوالفقار

☆تنویر غلام حسین

Abstract:

Dr. Waheed Qureshi and Dr. Ghulam Hussain Zulfiqar both worked for the progress of Urdu literature and shared an era together. This article incorporates letters which were exchanged in-between both scholars over a period of four decades. Dr. Waheed Qureshi on the other hand served at Muqtadra Qaumi Zuban as director. Dr. Ghulam Hussain Zulfiqar served in Istanbul university as Urdu and Pakistan studies chair. These letters enlighten the strong bond between both scholars

پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم) اردو زبان و ادب کے عالمی شہرت یافتہ ادیب، محقق، مدون اور استاد ہیں اُن کی علمی و ادبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے انھیں کئی اعزازات سے نوازا، اِن اعزازات میں نیاز فتح پوری میڈل ۱۹۸۴ء، محمد طفیل نقوش ایوارڈ ۱۹۸۷ء اور صدارتی تمغۂ حُسن کارکردگی ۱۹۹۴ء شامل ہیں۔ پاکستان میں اُن کا شمار اُردو ادب کے معماروں میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے نہ صرف اردو ادب بل کہ فارسی اور پنجابی ادب پر بھی کتب تحریر کی ہیں جو ادب میں اہم مقام رکھتی ہیں۔ اُن کی اہم تصانیف میں، اردو کا بہترین انشائی ادب ۱۹۶۴ء، کلاسیکی ادب کا مطالعہ ۱۹۶۵ء، مثنوی سحر البیان ۱۹۵۶ء، میر حسن اور ان کا زمانہ ۱۹۵۹ء، فارسی ادب میں، تذکرہ ہمیشہ بہار (ترتیب وتحشیہ) ۱۹۶۷ء، ثواقب المناقب (ترتیب وتحشیہ) ۱۹۶۰ء شاہ جہان نامہ (ترتیب وتحشیہ) جلد اوّل ۱۹۶۶ء، جلد دوم ۱۹۶۷ء، جب کہ پنجابی ادب کی، مختصر تاریخ ادب پنجابی ۱۹۵۹ء شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کے مختلف موضوعات پر سیکڑوں علمی و ادبی مقالات رسائل و جراید میں ملتے ہیں۔ (۱)

☆ پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار (مرحوم) اُردو زبان وادب کے معروف اُستاد و محقق ہیں۔ اُن کی پہچان کا ایک اہم حوالہ تاریخ ادبیات بھی ہے۔ انھوں نے تاریخی حوالے سے کئی اہم کتب تصنیف کی ہیں۔ اس کے علاوہ اردو زبان وادب پر اُن کی اہم تصانیف میں اُردو شاعری کا سیاسی اور سماجی پس منظر ۱۹۶۶ء تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج ۱۹۶۲ء، شاہ حاتم (حالات وکلام) ۱۹۶۴ء، محاسنِ خطوط غالب ۱۹۶۹ء، تاریخ جامعہ پنجاب ۱۹۸۶ء، مولانا ظفر علی خان: حیات خدمات وآثار ۱۹۹۳ء، گاندھی: لسان العصر کی نظر میں ۱۹۹۴ء، جلیاں والا باغ کا قتلِ عام اور مظالم پنجاب ۱۹۹۶ء، جدوجہد آزادی میں پنجاب کا کردار ۱۹۹۶ء، پاکستان تصور سے حقیقت تک ۱۹۹۷ء، میاں سر فضل حسین کا کردار تاریخ کے آئینے میں ۱۹۹۷ء، دیوان زادہ از شاہ حاتم ۱۹۷۵ء وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کے سیکڑوں علمی وادب مضامین مختلف جراید میں شایع ہوئے ہیں۔

درج بالا دونوں شخصیات کا تعلق اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی سے تھا۔ دونوں شعبہ اردو کے اُستاد تھے۔ یہاں ڈاکٹر وحید قریشی کے مکاتیب جو انھوں نے ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کو تحریر کیے ہیں، پیش کیے جارہے ہیں۔ ان مکاتیب سے دونوں شخصیات کی تعلق داری کی وضاحت بھی ہوجاتی ہے۔ درج ذیل مکاتیب کی کل تعداد بارہ ہے۔ یہ مکاتیب اُس دور کے ہیں جب ڈاکٹر وحید قریشی مقتدرہ قومی زبان (حالیہ: ادارۂ فروغِ قومی زبان) کے ڈائریکٹر تھے جب کہ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار پاکستان کی جانب سے استنبول یونیورسٹی میں اردو و مطالعۂ پاکستان چیئر پر ترکی میں قیام پذیر تھے۔ دونوں شخصیات کے مابین جو مراسلت ہوئی درج ذیل مکاتیب اُس کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مکاتیب اگرچہ کسی بھی شخصیت کی ذاتی یادداشتوں پر مشتمل ہوتے ہیں، لازم نہیں کہ اُنھیں منظر عام پر لایا جائے لیکن اردو زبان وادب کے حوالے سے بعض خطوط اس نوعیت کے ہوتے ہیں کہ انھیں شایع کرنے سے اکابر شخصیات کے حالاتِ زندگی معلوم ہوتے ہیں جو ادب کے قاری کو مفید معلومات مہیا کرتے ہیں۔ یہاں اسی امر کو مدِنظر رکھتے ہوئے اِن مکاتیب کو حواشی و تعلیقات کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

﴿۱﴾

۲۶ر مارچ ۱۹۸۵ء   مکان نمبر ۷، گلی نمبر ۶، ایف ۸/۴، اسلام آباد

برادرم ڈاکٹر صاحب   تسلیم!

آپ کے تازہ خط کا جواب دے چکا ہوں، پرانے خط کا جواب اب حاضرِ خدمت ہے۔ آپ کا مسئلہ ترکی

میں اٹکا ہوا ہے۔ یہاں سے کئی تار دیے گئے، جواب ندارد۔ غالباً آپ کے وہی کرم فرما پیچ ڈالے ہوئے ہیں۔

''نقدِ اکبر'' (۲) کا دوسرا ایڈیشن مل گیا تھا۔ اس کرم فرمائی کے لیے ممنون ہوں اب مطالعہ اکبر ہر لحاظ سے مکمل ہو گیا ہے۔

والسلام

آپ کا

ڈاکٹر وحید قریشی

﴿۲﴾

۵/جون ۱۹۸۵ء مقتدرہ قومی زبان مکان نمبر ۱۰، گلی نمبر ۳۲، ایف ۸/۱، اسلام آباد

تار کا پتہ: ''اپنی زبان''

موضوع: ۱۹۴۷ء سے پہلے لسانی دستاویزات

مکرمی ڈاکٹر صاحب تسلیم!

آپ کے خط مل گئے تھے۔ بیماری کے سبب جواب نہ دے سکا۔ آپ کے مسودے کو پریس میں بھیج رہے ہیں۔ اس بارے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس کا نام وہی رکھنا پڑے گا جو پہلے طے ہوا تھا۔ اس لیے کہ یہ مفصل منصوبہ کئی جلدوں پر مشتمل ہے اور یہ اس طرح منظور ہوا تھا۔ اس میں دستاویزات ضمیمہ نہیں اصل متن ہیں۔ آپ کا مفصل کتابچہ بھی دیباچہ ہوگا۔ امید ہے میری مجبوری کا خیال کرتے ہوئے آپ نام کی تبدیلی پر اصرار نہیں کریں گے۔ کتاب کے دیباچے پر آپ کا تجویز کردہ نام درج کر دیا جائے گا۔ اگر ہیئت حاکمہ میں مسئلہ دوبارہ لے گیا تو لمبا چوڑا قصہ شروع ہو جائے گا اور منظور کرانے میں تین چار مہینے لگ جائیں گے۔ (۳)

امید ہے باقی دو مسودے بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہوں گے اور ستمبر سے پہلے مل جائیں گے۔ میں اسی ہفتے کے آخر میں یا اگلے ہفتے کے شروع میں لاہور آ رہا ہوں۔ آپ سے ملاقات ہوگی۔

والسلام

ڈاکٹر وحید قریشی

صدر نشین

﴿ ۳ ﴾

۱۱؍جون ۱۹۸۵ء مقتدرہ قومی زبان مکان نمبر ۱۰، گلی نمبر ۳۲، ایف ۸/۱، اسلام آباد

تار کا پتہ: ''اپنی زبان''

برادرم تسلیم!

آپ کا خط مل گیا۔ ممتاز منگلوری صاحب (۴) سے کہیے مقالہ جلد بھیج دیں۔ اہلِ قلم کانفرنس کی اطلاع غالباً ابھی تک کسی کو نہیں بھیجی گئی کل معلوم کروں گا۔ تعلیمی جلسہ کراچی میں ہوا تھا اس کے لیے مشفق خواجہ صاحب (۵) سے معلوم کریں۔ میں بھی دوسرے ذرائع استعمال کر رہا ہوں۔ تفصیل آپ کو بعد میں بھیجوں گا۔ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی صاحب (۶) کے پتہ پر انھیں بھی خط لکھیں وہ غالباً یکم دسمبر ۱۹۴۷ء کی اس کانفرنس میں خود شریک تھے۔

پتہ: ڈاکٹر رضی الدین صدیقی صاحب، فون دفتر: ۸۲۷۷۸۹
مکان نمبر ۲، گلی نمبر ۶، ۸۲۴۸۴۳
ایف۔۳/۷، اسلام آباد۔ فون خانہ: ۸۲۳۵۴۱

ابھی تک لاہور کے لیے یہاں سے نہیں نکل پایا جیسے آؤں گا اطلاع دوں گا۔ احباب کو سلام، گھر والوں کو سلام، ثمینہ کو پیار۔

والسلام
ڈاکٹر وحید قریشی
صدر نشین

﴿ ۴ ﴾

۱۳؍جنوری ۸۶ء

برادرم ڈاکٹر صاحب تسلیم!

آپ کے تینوں خط مل گئے تھے جن سے آپ کی مصروفیتوں کا حال معلوم ہوا۔ چوتھا خط اپنے اختصار کی بنا پر ایک طرح کی دھمکی ہے اس لیے اب خط کا جواب دینا ضروری ہو گیا ہے۔ میں ادھر سانس کی شدید تکلیف میں مبتلا رہا اس لیے خطوں کے جواب ملتوی رہے۔ آج سب سے پہلا کام یہ کر رہا ہوں کہ آپ کو

خط لکھ رہا ہوں۔ دوا کے استعمال کی وجہ سے ہاتھ کانپتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے لکھنا ممکن نہیں ٹائپ شدہ خط آپ کے پاس آ رہا ہے۔

یہاں آپ کی تنخواہ کا معاملہ ٹھیک ہو چکا ہے۔ امید ہے اب تک آپ کو جملہ اخراجات مل گئے ہوں گے۔ ڈاکٹر صدیق شبلی (۷) کی کوششیں بارآور ہوئی ہیں۔ وہ آج کل رجسٹرار بھی ہیں اس لیے خطوں کے جواب میں تاخیر ہو رہی ہے۔ لیکن آپ کے معاملات سے غافل نہیں، انھوں نے بڑی کوشش کی کہ جلد از جلد آپ کو رقم ملتی رہے۔ ایک آدھ دن میں وہ بھی خط لکھیں گے۔

آپ کا پمفلٹ اور ایک کتاب آ گئے تھے۔ کتابیں حسب الارشاد ڈپلومیٹک بیگ میں روانہ ہو چکی ہیں۔ امید ہے مل گئی ہوں گی۔ پمفلٹ بھی ایک دو دن میں آپ کو روانہ ہو رہے ہیں۔

نورین (۸) آپ کو بہت یاد کرتی ہے اور آپ کے بھیجے ہوئے کارڈ محفوظ کر رہی ہے۔

ترکی کی خبریں آپ نے نہیں سنائیں۔ انقرہ والے صاحب آج کل کس حال میں ہیں؟

والسلام
آپ کا
ڈاکٹر وحید قریشی

﴿ ۵ ﴾

۶ رفروری ۱۹۸۶ء مقتدرہ قومی زبان مکان نمبر ۱۰، گلی نمبر ۳۲، ایف ۸/۱، اسلام آباد
تار کا پتہ: ''اپنی زبان''

برادرم تسلیم!

آپ کے دو گرامی نامے پے در پے ملے۔ یہ معلوم کر کے دُکھ ہوا کہ ابھی تک آپ کو تنخواہ نہیں ملی۔ ڈاکٹر صدیق شبلی بچارے جہاں تک ہو سکا تگ و دو میں لگے ہیں۔ یہاں سے سب کچھ ہو چکا ہے انقرہ میں آپ کے بزرگ دوست (۹) تشریف فرما ہیں معاملہ وہیں اٹکا ہوا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان دو چیزوں میں کوئی ربط باہمی نہ نکل آئے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے لوگوں سے محفوظ رکھے۔

میں کل لاہور جا رہا ہوں پرسوں مظہر معین صاحب (۱۰) کو بتاؤں گا۔ اسلام آباد میں سردی کم ہو گئی ہے اس لیے جنوں کو سردی نہیں لگ رہی۔ ویسے بھی کھال موٹی ہو تو سردی نہیں لگتی اور جنوں کو سردی کیا لگے گی وہ

تو سردی پروف ہوتے ہیں کیوں کہ آج کل سینتھیٹک چیز ہیں۔ میں سردی کی زد میں رہا۔ سانس کی تکلیف بڑھ گئی تھی۔ ابھی تک دواؤں کے زیر اثر ہاتھ کانپتے ہیں اسی لیے خط ٹائپ کرا کے بھیجتا ہوں۔ اب سانس کی تنگی میں افاقہ ہے۔

کیا یہ ممکن ہوگا کہ آپ ''ترکی میں اردو'' اخبارِ اردو (۱۱) کے لیے ایک مضمون لکھ دیں۔ خصوصاً ان اداروں کے بارے میں جہاں جہاں اردو پڑھائی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر صدیق شبلی آج کل پروفیسر کے علاوہ یونیورسٹی کے رجسٹرار بھی ہیں اس لیے کام اور پیشیاں زیادہ ہیں۔ اسی لیے خط نہیں لکھ رہے لیکن آپ کے کام سے ہرگز غافل نہیں۔

ایک سیمینار میں ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک (۱۲) کو صدارت کے لیے بلایا تھا۔ دوستوں میں وقت اچھا گزرا۔ سیمینار ''وضع اصطلاحات'' کے موضوع پر تھا۔ آپ بہت یاد آئے۔ اگر وسائل ہوتے تو آپ کو اسلام آباد میں آنے کی دعوت دی جاتی۔

آپ کا سفر نامہ مکمل ہو گیا ہوگا۔ دیباچہ کس سے لکھوا رہے ہیں۔ انقرہ سے دیباچہ منگوا لیجیے اور اپنا کام چلائیے، کہیے کیسی تجویز ہے؟

آپ کو اخبارِ اردو (۱۳) مل رہا ہے یا نہیں کتابوں کی فہرست بھیج رہا ہوں دو چار کتابیں ڈاک کے ذریعے بھیج سکتا ہوں۔ نام بتائیے۔

نورین سلام کہتی ہے۔ باقی اہلِ خانہ کی طرف سے بھی سلام و دعا۔

والسلام
ڈاکٹر وحید قریشی
صدر نشین

﴿ ۶ ﴾

۳۱؍مارچ ۱۹۸۶ء

مکرمی ڈاکٹر صاحب تسلیم!

آپ کا ۸۶/۳/۱۶ء کا گرامی نامہ ملا۔ اس سے پہلے ۸۶/۳/۸ء کا بھی مل گیا تھا۔ یہ سن کر مسرت ہوئی کہ آپ کو خواتین کے خط زیادہ آتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ خواتین کو فرصت بھی ہوتی ہے مردوں کو کچھ

دوسرے کام بھی کرنے ہوتے ہیں آوارہ گردی اور کسی کی ٹانگ کھینچنا وغیرہ۔

ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب (۱۴) پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ وہ میو ہسپتال میں پڑے ہیں۔ ابھی تک بولنے کے قابل نہیں، لکھ کر باتیں کر لیتے ہیں۔ میں دو دفعہ ان کی بیمار پرسی کر آیا ہوں۔ خواجہ زکریا صاحب (۱۵) پاکستان سے باہر کی ملازمت کی فکر میں ہیں۔ چین جانے کا ہو گیا تھا لیکن اس میں بھی پیچ آ پڑا، اب دیکھیے کہاں جاتے ہیں۔ کالج سے انھوں نے رخصت لے رکھی ہیں کچھ پڑھنے لکھنے میں مصروف ہیں۔

قومی زبان کے مسئلے پر دوسری جلد (۱۶) ابھی نہیں آئی۔

یٰسین وٹو صاحب وزیر تعلیم نہیں رہے اب وزیر مالیات ہو گئے ہیں۔ آپ کی کتاب کا وہ نسخہ غالباً انھیں گیا تھا، کتابیں زیادہ تھیں شاید وہ دیکھ نہیں پائے۔ دوسری جلد شایع ہونے پر دونوں جلدیں ایک ساتھ ان کی خدمت میں پیش کروں گا۔

اسلام آباد سے سردی ابھی نہیں نکلی۔

اب ۸۔ مارچ کے خط کا جواب، آئندہ آپ کے ارشاد کے مطابق سفارتی بیگ میں ہی کتابیں بھجواؤں گا۔

ڈاکٹر صدیق شبلی پٹنہ گئے ہوئے تھے وہاں سے ابھی لوٹے ہیں۔ آپ کے مسئلے میں آج ان سے بات ہوگی۔

لاہور کا وفد واپس آ گیا ہے۔ مرزا منور صاحب (۱۷) سے ملاقات ہو گئی تھی بہت خوش ہیں۔

۸۶/۲/۲۰ء کے خط کا جواب عرض کرتا ہوں۔ ادھر بہت مصروف رہا اس لیے ڈاک پڑی رہی، آپ سردی سے بچیئے۔ برون کائیٹس بڑی عذاب کی چیز ہے۔ خدا کرے آپ ٹھیک ہوں۔

شریف صاحب (۱۸) آپ کے مقالے کے لیے چشم براہ ہیں۔

نورین سلام کہتی ہے۔ آج اس کے سالانہ امتحان کا نتیجہ ہے، چھٹی کلاس میں پہنچ جائے گی۔

آپ کے ویو کارڈ ملے انھیں وہ جمع کر رہی ہے۔

والسلام

آپ کا

ڈاکٹر وحید قریشی

﴿ ۷ ﴾

۲۹؍جولائی ۱۹۸۶ء

برادرم ڈاکٹر صاحب تسلیم!

آپ کے کارڈ نورین کو برابر ملتے رہے۔ میں ادھر دفتری معاملات میں الجھا رہا۔ سانس کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تھی اب بہتر ہوں۔ میری مکتوب نگاری کاہلی کا شکار رہی اسی لیے گمان یہ تھا کہ آپ خفا ہو گئے ہوں گے۔ آپ کے حج کی خبر مجھے ملی تھی۔ ڈاکٹر صدیق شبلی صاحب نے یہاں سے آپ کی رخصت کا بندوبست کر دیا تھا۔ امید ہے آپ کو اطلاع مل گئی ہو گی۔ میرا یہ خط حج سے واپسی پر ملے گا کیوں کہ آپ ۳۱۔ جولائی کو حجاز روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ کی دوسری کتاب بھی چھپ گئی تھی۔ اب آپ کے واپس آنے کے بعد آپ کی کتاب اور دوسری چیزیں ڈاک سے بھیجوں گا۔ بلوچستان میں اردو کی قدیم دفتری دستاویزات ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب (۱۹) نے تیار کی تھی وہ بھی شایع ہو گئی ہے۔ اس سال کا سکور ۳۶ کتابیں ہیں۔ ڈاک کا خرچہ بہت ہو گیا ہے اس لیے تھوڑی تھوڑی کر کے بھیجوں گا۔ سفارتی تھیلے میں وہ زیادہ چیزیں قبول نہیں کرتے۔ اس لیے عام ڈاک سے کتابیں پہنچیں گی۔ سید صاحب کی صحت اب پہلے سے بہتر ہے۔ ٹیلی فون پر حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ کل لاہور جاؤں گا اور ان سے بھی مل کر آؤں گا۔

کہیے ترکی کیسا لگا، ترکی کا سفر نامہ نہیں تو سفر نامہ حجاز تو ضرور لکھ ڈالیے ورنہ دوستوں کو آپ کے حاجی ہونے میں شبہ رہے گا۔

والسلام
ڈاکٹر وحید قریشی
صدر نشین

﴿ ۸ ﴾

۶؍اگست ۱۹۸۶ء

برادرم ڈاکٹر صاحب تسلیم!

آپ کا خط دو قسطوں میں مل گیا۔ پہلے کا جواب دے چکا ہوں وہ آپ کو حج کے بعد ملے گا۔ دوسرا خط اب بھیج رہا ہوں۔ نورین کو کارڈ دے دیے ہیں وہ بھی خط لکھے گی۔ اس سال ادارے کی کتب کا سکور ۳۶ ہو گیا ہے، اشتہار کی نقل بھیج رہا ہوں اپنی پسند کی دو چار کتابوں پر نشان کر دیجیے تاکہ بھیج دوں۔ ڈاک پر بہت خرچہ اٹھتا ہے اور سفارت خانہ والے بھی زیادہ کتابیں وصول نہیں کرتے دوسرا اس میں کتب کھو جانے کا اندیشہ

بھی ہے۔آپ کی دوسری کتاب چھپ گئی تھی یہ پیکٹ اکٹھا ڈاک سے بھیجوں گا۔خواجہ زکریا صاحب بھی سفر یورپ کے لیے پَر افشانی کر رہے ہیں۔دوست احباب سب یاد کرتے ہیں۔چھٹیوں میں اگر موقع نکلے تو یہاں کا سرکاری چکر لگا لیجیے اس طرح ملاقات ہو جائے گی۔

والسلام

آپ کا

ڈاکٹر وحید قریشی

﴿ ۹ ﴾

۱۹/ نومبر ۱۹۸۶ء مکان نمبر ۷، گلی نمبر ۶۰، ایف ۸/۴، اسلام آباد

برادرم ڈاکٹر صاحب تسلیم!

گرامی نامہ ملا۔جس طرح آپ سکور پورے کر رہے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ پوری تنخواہ اسی میں لگ جاتی ہوگی۔ادھر میں بیمار رہا دفتر کا کام تو چلتا رہا لیکن ذاتی ڈاک ملتوی رہی ورنہ کم از کم آپ کو سکور پورے نہ کرنے دیتا۔حمزہ (۲۰) دو تین دن ہوئے آئے ہوئے تھے آپ سے ملاقات کا ذکر کرتے تھے۔اس ہفتے آپ کے پاس پہنچنے والے ہیں۔

مشفق خواجہ صاحب سے فون پر بات چیت رہتی ہے۔کراچی میں کرفیو کی وجہ سے انھیں گھر پر رہنا پڑا اسی لیے اداس ہیں اور خط نہیں لکھتے۔گھر سے فرصت ملے گی تو آپ کو بھی یاد کریں گے اور باقی دوستوں کو بھی۔

آپ نے اچھا کیا کہ ترک طلبا کے لیے کتاب لکھ رہے ہیں (۲۱)۔خواجہ صاحب نے جو کتاب لکھی وہ انگریزی میں ہے اور اسی طرح وہ چھپے گی۔آپ کے خط کی نقل دفتر کے حوالے کی ہے کہ وہ آپ کو دو تین ماہ کی مہلت دے کر مسودہ بھیجنے کے لیے کہیں۔خواجہ صاحب کی کتاب ابھی نظر ثانی کے مرحلوں میں ہے، ویسے بھی وہ سست ہیں خدا کرے کہ دسمبر تک کام پورا ہو جائے اور اسے چھاپنے کے لیے بھیج دیا جائے (۲۲)۔

لاہور کی محفلیں سونی ہیں، میں بھی گیا تھا سب اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہیں۔ہر وقت دنگل کی تیاری رہتی ہے باہمی اختلافات شدید ہو گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ انھیں اپنی امان میں رکھے۔

نورین کو کارڈ مل گیا تھا۔آپ دو خط الگ الگ نہ ڈالا کریں اس کا کارڈ میرے خط میں ڈال دیا کریں اور اس طرح تھوڑی بچت کر لیا کریں۔وہ برا نہیں مانتی۔آپ کو کارڈوں کی وصولی کی اطلاع وہ ضرور دے گی۔سکول میں اس کے ٹسٹ ہو رہے ہیں اس لیے مصروف ہے۔اس دفعہ چھٹیوں میں پاکستان کا پھیرا ہو گا یا نہیں؟ یہاں سے آپ کو کسی قسم کی کتابیں درکار ہوں تو لکھیے تاکہ کچھ بندوبست کیا جا سکے۔

والسلام
آپ کا
ڈاکٹر وحید قریشی

﴿۱۰﴾

۱۴ر دسمبر ۱۹۸۶ء مکان نمبر ۷، گلی نمبر ۶۰، ایف ۸/۴، اسلام آباد

برادرم ڈاکٹر صاحب تسلیم!

آپ کا خط مل گیا اگر آپ فون کریں تو گھر کے نمبر پر کریں۔فون نمبر اوپر درج ہے۔دفتر کے نمبر پر بات نہیں ہوسکتی کیوں کہ دفتر کا محل وقوع بدل گیا ہے۔نیا پتہ درج ذیل ہے:

مقتدرہ قومی زبان، شمائلہ اعوان پلازہ،

۱۶۔ڈی (غربی) بلیو ایریا،

سیکٹر ایف۔۱/۶، اسلام آباد۔

دفتر میں ابھی ٹیلی فون نہیں لگا اس لیے گھر پر آسانی سے بات ہوسکتی ہے۔

حمزہ فاروقی آپ کے آس پاس ہوں گے وہ اپنے وعدے میں کچے نہیں جیسے میرے بھائی مشفق خواجہ ہیں جو مجھے اسلام آباد آنے کی خوش خبری سنا کر خوش کرتے رہے اور آپ کو ترکی کے سفر کا مژدہ سنا کر مطمئن کریں گے۔بھارت کا سفر نہ جانے کس ترنگ سے کر گئے ورنہ مجھے توقع نہ تھی۔نورین دسمبر ٹیسٹ دے رہی ہے۔آپ کو امتحان کے بعد خط لکھے گی۔اپنی ترک بیٹی (۲۳) کو میری طرف سے اور اہل خانہ کی طرف سے پیار دیجیے۔بہت اچھا ہوا کہ علمی کاموں کے لیے آپ کو شاگرد مل گئی۔انقرہ یونیورسٹی والے حضرت لاہور میں بیٹھے ہیں غالباً ملازمت چھوڑ چکے ہیں۔

نوٹ: کتاب کا مسودہ جلد مکمل کر کے بھیج دیجیے۔(۲۴)

والسلام
آپ کا
ڈاکٹر وحید قریشی

﴿۱۱﴾

۲۶رجولائی ۱۹۸۷ء مقتدرہ قومی زبان، ۱۶۔ڈی (غربی)، بلیو ایریا، ایف ۱/۴، اسلام آباد

تار کا پتہ: ''اپنی زبان''

برادرم ڈاکٹر صاحب تسلیم!

بڑی مدت کے بعد آپ کا خط ملا۔جس سے آپ کی مصروفیات کا اندازہ ہوا۔سید صاحب پر ایک نمبر اور

نکل تو سکتا ہے لیکن اتنے مضمون ہو جائیں تو بات بنے گی۔ اورینٹل کالج میگزین میں آپ نے مضمون بھیج دیا ہے تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ ''اخبار اردو'' کے لیے ایک دوسرا مضمون لکھ ڈالیے۔ اب تک تو آپ کا قلم خوب رواں ہے۔

ترکی اردو گرامر کے مسودے کا انتظار رہے گا۔ پہلا مسودہ ٹائپ میں چھپنے کے لیے دیا ہے۔ ترکی اردو لغت از ظفر حسن ایبک (۲۵) کی طباعت کا کام شروع ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر ایس ایم زمان صاحب (۲۶) بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان کی ترکی زبان کی گرامر اگر ہاتھ لگ گئی تو چھاپ ڈالوں گا ان کے بھتیجے سے رابطہ قائم کر رہا ہوں۔

آپ کی کتاب کا آخری پروف فوٹو اسٹیٹ کر کے بھیج دوں گا تا کہ کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ مشفق خواجہ صاحب کراچی کے حالات کی وجہ سے پریشان ہیں۔ مجھے کل کراچی جانا تھا لیکن دورہ ملتوی کر دیا ہے۔

ڈاکٹر امین اللہ وثیر صاحب تشریف لائے تھے آپ کا بہت ذکر رہا۔

والسلام

ڈاکٹر وحید قریشی

صدر نشین

﴿ ۱۲ ﴾

۱۲/۱۰/۱۹۸۷ء مقتدرہ قومی زبان، مکان نمبر ۱۰، گلی نمبر ۳۲، ایف ۸/۱، اسلام آباد

تار کا پتہ: ''اپنی زبان''

برادرم ڈاکٹر صاحب تسلیم!

آپ ترکی میں صدر پاکستان کے دورے کی وجہ سے مصروف ہوں گے۔ ایک زمانے سے آپ کا خط نہیں آیا۔ آپ کی کتاب بسلسلہ ''ترکی میں اردو'' شایع ہونے کے بعد عنقریب آپ کو ارسال کروں گا (۲۷)۔ خاموشی تشویش ناک ہے۔

والسلام

ڈاکٹر وحید قریشی

صدر نشین

☆☆☆☆☆

حواشی وتعلیقات

(۱) ڈاکٹر وحید قریشی، یونیورسٹی اورینٹل کالج کے اساتذہ کا تحقیقی ادبی اور درسی سرمایہ، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور، ۱۹۷۰ء، ص ۲۶۵۔۲۷۶

(۲) ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی کتاب ''نقدِ اکبر'' ۱۹۷۲ء میں سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور سے شایع ہوئی اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن بھی ۱۹۸۵ء میں اسی ادارے سے شایع ہوا۔

(۳) مذکورہ کتاب بعدازاں ''قومی زبان کے بارے میں اہم دستاویزات'' کے عنوان سے شایع ہوئی، آئندہ خطوط میں اس کتاب کا ذکر موجود ہے۔

(۴) ڈاکٹر ممتاز منگلوری (مرحوم) سابق استاد اورینٹل کالج وسابق چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب۔

(۵) مشفق خواجہ (مرحوم) ممتاز محقق، مدون، کالم نگار اور شاعر

(۶) ڈاکٹر رضی الدین صدیقیسابق ڈائریکٹر مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور

(۷) ڈاکٹر صدیق شبلی معروف محقق اور عالم سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی و پروفیسر شعبۂ اُردو۔

(۸) نورین، ڈاکٹر وحید قریشی (مرحوم) کی لے پالک بیٹی ہیں۔

(۹) یہاں ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر شوکت بولو استاد اردو انقرہ یونیورسٹی، ترکی کا ذکر کر رہے ہیں، جو پنجاب یونیورسٹی میں بھی علمی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

(۱۰) ڈاکٹر مظہر معین استاد شعبہ عربی وسابق ڈین وپرنسپل اورینٹل کالج۔ اُن دنوں پی ایچ ڈی کی رہنمائی کے لیے ڈاکٹر غلام حسین سے رجوع کر رہے تھے۔ جو کہ اُن دنوں استنبول یونیورسٹی میں اردو ومطالعہ پاکستان چیئر پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

(۱۱) بعدازاں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کا مضمون ''ترکی میں اُردو''، اخبارِ اُردو کے ''بیرونی ممالک میں اُردو نمبر'' ۱۹۹۰ء میں شایع بھی ہوا جو انھوں نے ڈاکٹر وحید قریشی کی فرمائش پر تیا کیا تھا۔

(۱۲) پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک (مرحوم) استاد شعبہ عربی و سابق پرو وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، لاہور

(۱۳) مقتدرہ قومی زبان حالیہ: (ادارۂ فروغِ قومی زبان) اسلام آباد سے شایع ہونے والا سہ ماہی مجلّہ 'اخبارِ اردو'

(۱۴) ڈاکٹر سید عبداللہ معروف استاد، محقق، مدون، نقاد۔ بیسویں صدی کے اردو ادب میں سید عبداللہ کی خدمات لایقِ تحسین ہیں، اُن کا شمار پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کے بانیوں میں ہوتا ہے۔

(۱۵) ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا پروفیسر ایمریطس شعبہ اردو و سابق پرنسپل وڈین، موجودہ دور کے معروف محقق و نقاد۔

(۱۶) ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی کتاب ''قومی زبان کے بارے میں اہم دستاویزات'' دوسری جلد کا ذکر ہو رہا ہے جو بعد ازاں ۱۹۸۶ء میں مقتدرہ قومی زبان سے شایع ہوئی۔

(۱۷) پروفیسر مرزا منور (مرحوم)، ماہر اقبالیات، اقبال اکیڈمی کے سابق سربراہ۔

(۱۸) شریف کنجاہی، پنجابی کے معروف شاعر

(۱۹) ڈاکٹر انعام الحق کوثر (مرحوم) معروف ماہرِ تعلیم اُستاد بلوچستان یونیورسٹی، آپ صوبہ بلوچستان کے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے چیئرمین بھی رہے۔ ڈائریکٹر نصابیات و توسیع بھی رہے، آپ نے صوبہ بلوچستان میں گراں قدر علمی خدمات سرانجام دیں ہیں۔ مقتدرہ قومی زبان کے ذیلی دفتر کوئٹہ میں نگران تھے۔

(۲۰) ڈاکٹر حمزہ فاروقی، معروف ادیب و محقق، اقبالیات اور مولانا غلام رسول مہر کے حوالے سے قابلِ ذکر کام کیا۔ ان کی کتاب 'مہرِ درخشاں' مجلس ترقی ادب سے شایع ہوئی۔ اس کے علاوہ انھوں نے شخصی خاکے بعنوان 'ہم نفساں خوشگذراں' بھی لکھے ہیں جو مکتبہ بازیافت کراچی سے چھپے ہیں۔

(۲۱) ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی ترک طلبا کے لیے تیار کی گئی کتاب بعنوان ''ترکی کے ذریعے اُردو سیکھیے'' یہ کتاب بعد ازاں ۱۹۹۰ء میں مقتدرہ قومی زبان سے شایع ہوئی۔

(۲۲) ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی کتاب بعنوان Urdu for the Biggnors، پہلا ایڈیشن اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔

(۲۳) ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی شاگرد اور منہ بولی بیٹی زینب جو استنبول یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کے

استاد حسین یازجی کی سابقہ اہلیہ ہیں۔

(۲۴) یہاں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی کتاب ''ترکی کے ذریعے اردو سیکھیے'' کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو ۱۹۹۰ء میں مقتدرہ قومی زبان کی جانب سے شایع ہوئی۔

(۲۵) ظفر حسن ایک دورِ خلافت کے مبلغ تھے اُن کی آپ بیتی ''خاطرات'' کے نام سے ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار نے مرتب کی۔

(۲۶) ڈاکٹر ایس ایم زمان سابق چیئرمین ''اسلامی نظریاتی کونسل'' سابق ڈپٹی ایجوکیشن ایڈوائزر، وفاقی وزارتِ تعلیم اور ڈائریکٹر جنرل ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد۔

(۲۷) یہاں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی کتاب ''ترکی کے ذریعے اردو سیکھیے'' کا ذکر کیا گیا ہے جو ۱۹۹۰ء میں ادارہ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے شایع ہوئی۔